امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ

مودۃ القربیٰ

(سریال۔۱)

امیر کبیر حضرت سید علی ہمدانیؒ کی مشہور و معروف کتاب "مودۃ القربیٰ" ان احادیث رسولؐ کا مجموعہ ہے جن کو مودت و محبت اہل بیتِ اطہار کے بیان میں اساسی اہمیت حاصل ہے۔ "مودۃ القربیٰ" کمیاب ہی نہیں، نایاب ہے۔ ہمیں اس کا نادر نسخہ پروفیسر سید جعفر رضا کے ذاتی ذخیرۂ کتب سے فراہم ہوا، جس کے لیے ادارہ موصوف کا شکر گذار ہے۔ اس نادر نسخہ میں اصل عربی عبارت کے ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی درج ہے۔ مترجم مولانا سید شریف حسین سبزواری ہیں۔ اردو ترجمہ "زاد عقبیٰ مع نسخہ صحیحہ مودۃ القربیٰ" امامیہ کتب خانہ لاہور سے شائع ہوا۔ سن طباعت درج نہیں، البتہ قرائن سے ایک صدی قبل کا معلوم ہوتا ہے۔ دوسری اشاعت میں مفتی پنجاب مرزا احمد علی امرتسری کا مقدمہ شامل ہے۔

[ادارہ]

دیباچہ مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ ما انعمنی اولی النّعم والھمنی الی مودۃِ حبیبہ جامع الفضائل والکرم الذی بعث رسولا الی کافۃ الامم محمد ن الامی العربی صلی اللّٰہ علیہ و سلم و بعد فقد قا ل اللّٰہ تعالی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودّۃ فی القربی و قال رسول ا للّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم احبو اللّٰہ لما ارفد کم من نعمۃ و احبونی لحب اللّٰہ و احبو اھل بیتی لحبی ۔ فلما کان مودۃ آل النبی مسئولا عنھا حیث امر اللّٰہ تعالیٰ لحبیبہ العربی بان لا یسئل عن قومہ سوی المودۃ فی القربی ۔ و انّ ذالک سبب النجاۃ

للمحبين و موجب وصولهم اليه و الى اله عليهم السلام كما قال النبیؐ من احب قوما حشر فی زمرتهم و ايضا قال عليه السلام المرء مع من احب يوجب على من طلب طريق الوصول و منهج القبول محبه الرسول و مودة اهل بيت البتول و هذا لا يحصل الا بمعرفته فضائل اله عليه السلام و هی موقوفة على معرفة ما ورد فيهم من اخباره عليه السلام و لقد جمعت الاخيار فی فضائل العلماء والفقهاء اربعينات كثيرة و لم يجمع فی فضائل اهل البيت الا قليلا فلذا و انا الفقير الجانی سيد على ابن شهاب الدين العلوی الهمدانی اردت ان اجمع فی جواهر اخباره ولا لی اثاره مما ورد فيهم مختصر موسوما بكتاب المودة فی القربى تبركا بالكلام القديم كما فی ماً مو كی ان يجعل الله ذالك وسيلتی اليهم و نجاتی بهم و طويته على اربعة عشره مودة والله يعصمنی من الخبط والخلل فی القول والعمل و لم يحول قلمی الی مالم ينقل بحق محمد و من اتبعه من اصحاب الدول

ترجمہ اردو: میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو نہایت رحم کرنے والا۔ اور بہت مہربان ہے۔ تمام حمد و ثنا خاص اللہ ہی کو سزاوار ہے۔ کہ اس نے مجھ کو تمام نعمتوں سے بہتر نعمت عطا فرمائی۔ اور اپنے حبیب (جو تمام فضائل و کرامات کا جامع ہے اور جس کو خدا نے تمام امتوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا) محمدؐ امی عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت میرے دل میں ڈالی۔

امابعد ! اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے قل لا اسئلكم عليه اجراً. اشعری سے روایت ہے۔ کہ رسول خداؐ نے فرمایا۔ میں احمد ہوں۔ اور میں محمدؐ ہوں اور میں حاشر (اپنی امت کے لوگوں کو اپنے پیچھے جمع کرنے والا) ہوں۔ اور میں عاقب (یعنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والا) ہوں۔ اور میں مقفی یعنی سب پیغمبروں سے پیچھے دنیا میں آنے والا اور پیغمبر رحمت ہوں۔ اور جہاد کرنے والا نبی ہوں۔

۲۔ و عن ابی الطفيل عامر بن واثلة قال قال رسول الله انا محمدؐ و انا احمدؐ والفاتح والخاتم و ابوالقاسم والحاشر والعاقب و طه و يس و المحی اور ابو طفیل عامر بن واثلہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں محمدؐ ہوں اور میں احمدؐ ہوں۔ اور

فاتح یعنی فتح کرنے والا۔اور خاتم یعنی ختم نبوت کرنیوالا اور ابوالقاسمؑ اور حاشر اور عاقب اور طہ (طاہر) اور یٰس اور ماحی یعنی کفر و آثار کفر کو مٹانے والا ہوں

۴۔ و عن ابی سعید خدری قال قال رسوؐل الله انا النبی ولا کذب انا ابن عبدالمطلب انا اعرب العرب ولدت فی قریش و نشأت فی بنی سیعد اورابو سعید خدری سے روایت ہے۔کہ آنحضرتؐ نے فرمایاہے کہ میں پیغمبر خداہوں۔اوراس میں ذرا جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔میں تمام عرب سے زیادہ ترفصیح زبان رسول ہوں۔میں قبیلہ قریش میں پیدا ہوا۔اور قبیلہ بنی سعد میں میں نے پرورش پائی۔

۵۔ و عن واثله بن اسقع قال قال رسوؐل الله ان الله اصطفے کنانة من ولد اسمعیلؑ و اصطفے قریشا من کنانة واصطفے من بنی قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم و روی ان ا لله تعـ اصطفے من ابراهیمؑ اسمعیلؑ و اصطفے من ولد اسمعیلؑ بنی کنانة الخـ اور واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآبؐ نے فرمایاہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیلؑ میں سے بنی کنانہ کو منتخب کیا۔اور بنی کنانہ میں سے قریش کو۔اور قریش میں سے بنی ہاشم کو۔اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو منتخب کیا۔دوسری روایت کے موافق ترجمہ۔اولاد ابراہیمؑ میں سے اسمٰعیلؑ کو منتخب کیا۔اور اولاد اسمٰعیلؑ میں سے......الخ

۶۔ و عن ابی هریرة قال قال رسولؐ الله صلی الله علیه اله و سلم انا سید ولد آدمؑ یوم القیامة و اول من ینشق عنه القبر و اول شافع و اول مشفع ۔ اورابوہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔کہ میں قیامت کے دن اولاد آدمؑ کا سردار ہوں گا۔اور میں وہ شخص ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی۔اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

۷۔ و عنه قال قال رسولؐ الله نحن الاخرون من الدنیا والاولون یوم القیامة المقضے بهم قبل الخلائق نیز ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ حضرتؐ نے فرمایاہے۔کہ ہم دنیا میں سب (پیغمبروں) سے پیچھے آنے والا ہیں۔اور قیامت کے دن سب سے اول ہوں گے۔کہ تمام مخلوق

سے پہلے ہمارا حساب فیصل کیا جائے گا (یعنی سب سے پہلے ہم جنت میں جائیں گے)

۸۔ و عن انسؓ قال قال رسولؐ الله انا اكثر الانبياء اتباعا يوم القيامة وانا اول من يقرع باب الجنة فاستفتح فيقرل الخازن من انت فاقول انا محمدؐ فيقول بك امرت ان لا افتح احدا قبلك . اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے پیرو سب پیغمبروں کے پیروؤں سے زیادہ تر ہوں گے۔ اور میں ہی سب سے پہلے جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا۔ اور دروازہ کھولنے کی درخواست کروں گا۔ تب خازن جنت کہے گا تو کون ہے۔ میں جواب دونگا۔ کہ میں محمدؐ ہوں۔ تب وہ کہے گا۔ کہ مجھ کو تیرے ہی سبب حکم دیا گیا ہے۔ کہ تجھ سے پہلے کسی کے واسطے جنت کا دروازہ کھولوں۔

۹۔ و عن عائشة قالت قال رسولؐ الله انا سيد ولد آدم ولا فخر اور عائشہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔

۱۰۔ و عن عرفجة قال قال رسولؐ الله انا سيف الاسام او سابق الاسلام اور عرفجہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں اسلام کی تلوار ہوں یا بروایت دیگر میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔

۱۱۔ و عن ابی هريرة قال قال رسولؐ الله بعثت بجوا مع الكل و نصرت بالرعب . اور ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا۔ کہ میں جوامع الکلم یعنی قرآن شریف کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں۔ اور رعب سے مجھ کو مدد دی گئی ہے۔

۱۲۔ و عن انس قال قال رسولؐ الله انا سابق ولد آدم. اور انس سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں بنی آدمؑ میں سب سے سابق (پہلا) ہوں۔

۱۳۔ و عن ابی سعيد الخدری قال قال رسولؐ الله انا معاشر الانبياء يضاعف لنا البلاد كما يضاعف لنا الاجر كان نبئ من الانبياء يبتلي بالقتل حتیٰ يقتل و انهم كانوا يفرحون بالبلاء كمات فرحون بالرخاء اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا۔ کہ ہم پیغمبروں کے گروہ کے لئے بلائیں مضاعف (دوچند) ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اجر

وثواب ہمارے لئے مضاعف ہوتا ہے۔اور بعض پیغمبر قتل کی بلا میں مبتلا ہوتے تھے۔یہاں تک کہ قتل کئے جاتے تھے۔اور وہ (پیغمبر) بلاؤں لیے ایسے خوش ہوتے تھے۔ جیسے تم لوگ خوشی اور فارغبالی سے خوش ہوتے ہو۔

۱۴۔ و عن ابی هريرة قال قال رسولؐ الله انا معا الانبياء لا نشهد علی جور و لو كنت مفضلا احدا علی احد لا ثرت بالبنات بضعفهن و قلة حيلتهن۔اور ابوہریرہ سے روایت ہے۔کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے۔کہ ہم پیغمبروں کا گروہ ظلم وستم پر گواہی نہیں دیتا۔اور اگر میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے والا ہوتا۔تو میں لڑکیوں کو ان کے ضعف اور کمی حیلہ و تدبیر کے باعث ترجیح دیتا۔

۱۵۔ وعن عائشةقالت قال رسولؐ الله انی اعرفكم بالله واشدكم خشية ۔ اور عائشہ سے روایت ہے۔کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے۔کہ میں تم سب سے بڑھ کر خدا کا پہچاننے والا اور تم سب سے زیادہ اس سے خوف کرنیوالا ہوں۔

۱۶۔ و عن ابی هريرة قال قالوا يا رسولؐ متی وجبت لك النبوة قال وحيت لی و آدمؑ بين الروح والجسد. اور ابوہریرہ سے روایت ہے۔کہ اصحاب نے عرض کی۔یارسولؐ اللہ نبوت آپ کے لئے کب لازم کی گئی تھی۔فرمایا۔اس وقت لازم کی گئی تھی۔جب کہ آدمؑ روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی ابھی روح بدن میں داخل نہ ہوئی تھی۔)

۱۷۔ و عن جابر قال قال رسولؐ الله ان الله بعثنی بتمام محاسن الاخلاق و كمال محاسن الافعال ۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے۔کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمام پسندیدہ اخلاق اور سب نیک افعال سے کامل کر کے مبعوث کیا ہے۔

۱۸۔ و عن ابی هريرة قال قال رسولؐ الله انی رأيت الانبياء فانا نبيه ابراهيمؑ ۔اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔کہ میں نے سب پیغمبروں کو دیکھا۔پس میں ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ ہوں۔

۱۹۔ و عن جابر قال قال رسولؐ الله اتخذ الله ابراهيمؑ خليلا و موسی نجيا وتخذ

نی حبیبا ثم قال و عزتی و جلالی لاو ثرن حبیبی علی خلیلی و نجی" جابر انصاری
" سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایاہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل مقرر کیا۔
اور حضرت موسیٰؑ کو اپنا نجی یعنی راز دار۔ اور مجھ کو اپنا حبیب بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ کہ مجھ کو اپنی عزت و
جلالت کی قسم ہے۔ کہ میں اپنے حبیب کو اپنے خلیل اور نجی پر ضرور ترجیح دوں گا۔

۲۰۔ و عن امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب عن رسول" اللّٰہ انه قال خرجت
من نکاح و لم اخرج من سفاح الجاهلیة من لدن آدمؑ الیٰ ان ولد نی ابی و امی و لم
یصیبنی من سفاح الجاهلیة شیئ اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے روایت کی
ہے۔ کہ رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں۔ اور زمانہ جاہلیت
کی زنا سے پیدا نہیں ہوا۔ آدمؑ سے لے کر اس وقت تک کہ میں اپنے باپ اور ماں کے ہاں پیدا ہوا۔ اور
زمانہ جاہلیت کی زناکاری ذرا بھر بھی مجھ کو نہیں پہنچی۔

۲۱۔ و عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ فضلت علی الانبیاء بستۃٍ اعطیت
بجوامع اکلم و نصرت بالرعب و احلت لی الانعام و جعلت لی الارض مسجدا و
طهورا و ارسلت الی الخلق کافة و ختم بی النبوة۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسولؐ
خدا نے فرمایا ہے۔ کہ مجھ کو چھ چیزوں سے تمام پیغمبروں پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھ کو جوامع الکلم یعنی
قرآن عطا ہوا۔ اور رعب سے مدد دی گئی۔ اور چوپائے میرے لئے حلال کئے گئے۔ اور زمین میرے لئے
مسجد اور طاہر کرنے والی مقرر کی گئی۔ اور مجھ کو تمام مخلوق کا پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ اور مجھ پر نبوت ختم ہوئی۔

۲۲۔ و عن انس قال قال رسولؐ ا للّٰہ فضلت علی الناس باربع بالسخاء
والشجاعة وکثرة الجماع وشدة العطش . اور انس سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے۔
کہ مجھ کو چار باتوں میں سب آدمیوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ ۱۔ سخاوت میں ۲۔ شجاعت میں
۳۔ کثرت جماع میں ۴۔ سختی سے حملہ کرنے میں۔

۲۳۔ و عن ابن عباس" قال جلس ناس من اصحاب رسولؐ اللّٰہ و قد سمعهم
یتذکرون قال بعضهم ان اللّٰہ اتخذ ابراهیمؑ خلیلا و قال اٰخر فموسی کلم ا للّٰہ تکلیما

۲۵۔ و عن عائشة قالت قال رسولؐ اللّٰہ بنیت اجسامنا علی ارواح اھل الجنت و امرت الارض ما کان منا ان تبتلعه اور عائشہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتماب نے فرمایاہے۔ کہ ہمارے جسم بہشتیوں کی روحوں پر بنائے گئے ہیں۔ اور زمین کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ جو (بول و براز) ہم سے خارج ہو۔ اس کو نگل جایا کرے۔

۲۶۔ وعن انس قال لم یکم رسولؐ اللّٰہ فحاشا و لا سبابا اور انس سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولؐ خدا بدکلامی نہ کرتے تھے۔ اور نہ (بے وجہ) لعنت کرتے تھے۔ نہ گالی دیتے تھے۔

۲۷۔ و عن ابی هریرة قال قیل لرسول اللّٰہ ادع علی المشرکین فقال ما بعثت لعانا و انما بعثت رحمة ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہ کسی نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی۔ کہ یا رسولؐ اللہ مشرکوں کے لئے بددعا کیجئے۔ فرمایا۔ میں لعنت کرنے کے لئے مبعوث نہیں ہوا۔ بلکہ فقط رحمت کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

۲۸۔ و عن انس قال کانت امة من اماء اھل المدینة تاخذ بید رسولؐ اللّٰہفنتطلق به حیث شاء ت و سئلت ۔اور انس سے روایت ہے۔ کہ اہل مدینہ کی کوئی کنیز آتی تھی۔ اور آنحضرتؐ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی تھی۔ جاتی تھی۔ (یعنی آنحضرتؐ نہایت خلیق اور حلیم تھے)۔

۲۹۔ وعن عائشة قالت ما کان رسولؐ اللّٰہ یضع فی بیته کان یکون مهنة اهله . اور عائشہ سے مروی ہے۔ کہ رسولؐ خدا جو چیز اپنے گھر میں بناتے تھے۔ وہ آپ کے گھر والوں کے استعمال میں آتی تھی۔

۳۰۔ و عنها قالت ما خیر رسولؐ اللّٰہ بین امرین قط الا اخذ الیسر هما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منه و ما انتقم رسولؐ اللّٰہ لنفسه فی شیئ قط الا ان ینتهك حرمة اللّٰہ فینتقم للّٰہ بها و قالت ما ضرب ۔ رسولؐ اللّٰہ شیئاً قط بید ہ ولا امرأة و لا خادما الا ان یجاهد فی سبیل اللّٰہ. عائشہ سے مروی ہے۔ کہ جب کبھی آنحضرتؐ کو دو کاموں میں سے کسی ایک کام کرنے کو پسند کرنے کا اختیار دیا جاتا تھا۔ تو آپ دونوں میں سے زیادہ تر آسان اور سہل کام کو اختیار فرماتے تھے۔ جب کہ اس کام کا کرنا گناہ نہ ہو۔ اور اگر گناہ ہوتا۔ تو آپ

و قال اٰخر فعیسیٰؑ کلمة الله و روحه و قال اٰخر اٰدمؑ اصطفاه الله فخرج (صلی الله علیه و سلم) و سلم و قال سمعت کلامکم و عجبکم ان ابراهیمؑ خلیل الله و هو کذالك و موسیٰؑ نجی الله و هو کذالك الا و انا حبیب الله ولا فخر و انا صاحب لواء لحمد یوم القیامة تحته اٰدمؑ و من دونه ولا فخر و انا اول شافع و اول مشفع یوم القیاة و لا فخر و اول من یحرك باب الجنة فیفتح الله لی فادخلها و معی فقراء المومنین ولا فخر و انا اکرم الاولین والاٰخرین علی الله و لا فخر ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ اصحاب رسولؐ خدا کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ اور آنحضرتؐ نے ان کو باتیں کرتے سنا۔ ایک نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا اور دوسرے نے کہا۔ کہ حضرت موسیٰؑ سے خدا ہمکلام ہوا۔ اور ایک بولا۔ کہ عیسیٰ کلمہ خدا اور اس کی روح ہے۔ ایک اور نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو منتخب کیا۔ اصحاب کی یہ باتیں سن کر حضرتؐ باہر تشریف لائے۔ اور ان کو سلام کیا۔ اور فرمایا اے صحابہ۔ میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا متعجب ہونا سنا۔ کہ ابراہیمؑ خلیل خدا ہیں اور وہ بیشک ایسے ہی ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے خدا نے کلام کیا۔ یعنی وہ خدا کے رازداں ہیں۔ اور بیشک اسی طرح ہے۔ اور عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ اور ایسا ہی ہے۔ اور آدمؑ کو خدا نے منتخب کیا۔ اور ایسا ہی ہے۔ اے صحابہ آگاہ ہو۔ میں حبیب خدا ہوں۔ اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور قیامت کے دن علَم حمد کا مالک ہوں گا۔ جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور دیگر پیغمبر ہوں گے۔ اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں وہ شخص ہوں۔ جو قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کریگا۔ اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی۔ اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں وہ شخص ہوں جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ ہلائے گا۔ اور اللہ میرے لئے اس کو کھول دیگا۔ تب میں اس میں داخل ہوں گا۔ اور میرے ساتھ محتاج مومنین ہوں گے۔ اور میں فخر نہیں کرتا۔

۲۴۔ و عن سلطان الاولیاء علی علیه السلام قال قال رسولؐ الله: انا اهل البیت فقد اذهب الله عنا الفواحش ما ظهر منها و ما بطن۔ اور سلطان اولیاء علیؑ سے روایت ہے۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے۔ کہ ہم اہلبیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام ظاہری اور باطنی فواحش اور قبائح کو ہم سے دور کر دیا ہے۔

سب لوگوں سے زیادہ اس کام سے بچتے اور پرہیز کرتے تھے۔اور حضرتؐ نے اپنے نفس کی خاطر کبھی کسی معاملے میں کسی شخص سے بدلا نہیں لیا۔ مگر ہاں جب کوئی حرمت خدا کی ہتک کرتا۔ تو خدا کے واسطے اس ہتک حرمت کے عوض میں اس سے بدلا لیتے تھے نیز عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے نہ تو کبھی کسی عورت کو مارا۔ اور نہ کسی خدمتگار کو۔ سوا اس وقت کے جب کہ راہ خدا میں جہاد کرتے تھے۔

۳۱۔ و عن انس قال كان رسولؐ الله اذا صافح الرجل لا ينزع يده حتى يكون هو الذى يصرف وجهه و لم يترك مقدما ركبتيه بين يدى من جلس له اور انس سے روایت ہے۔ و رسولؐ خدا جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے۔ تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے جدا نہ کرتے تھے جب تک کہ وہ شخص اپنا رخ نہ پھیر لیتا تھا۔ اور کبھی کسی ہمنشین کے آگے گھٹنے بڑھا کر نہیں بیٹھے۔

۳۲۔ و عن عائشه قالت ان رسولؐ الله ما كان يدخر شيئاً لغد بی بی عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ جناب رسالت مآبؐ اگلے روز (کل) کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھتے تھے۔

۳٤۔ و عن عبدالله بن الحارث قال ما رايت احدا اكثر تبسما من رسولؐ الله اور عبداللہ بن حارث بن حر نے روایت کی ہے۔ کہ میں نے آنحضرتؐ سے زیادہ کسی کو مسکرانے والا نہیں دیکھا۔

۳٤۔ و عن عبدا لله بن سلام قال كان رسول الله اذا جلس يحدث بكثير ان يرفع طرفه الى السماء اور عبداللہ بن سلام سے روایت ہے۔ کہ رسولؐ خدا جب بیٹھتے تھے۔ تو بات کرنے میں اپنی آنکھ اکثر آسمان کی طرف اٹھائے رکھتے تھے۔

۳۵۔ و عن عكرمة عن ابن عباسؓ قال بعث رسولؐ الله لا ربعين سنة مكث بمكة ثلث عشر سنة بعد ما يوحىٰ اليه ثم امر بالهجرة فهاجر الى المدينة فمكث بها و بعد عشر سنين مات و هو ابن ثلث و ستين سنة صلى الله و آله و سلم اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ کہ جناب رسولؐ خدا چالیس سال کی عمر میں پیغمبری پر مبعوث ہوئے۔ اور وحی

نازل ہونے کے بعد تیرہ برس مکہ معظمہ میں مقیم رہے۔ پھر خدا کی طرف سے ہجرت کرنے کا حکم ہوا۔ اور حضرتؐ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ اور دس برس وہاں رہے۔ اور تریسٹھ برس کے سن میں اس عالم فانی سے رحلت فرمائی۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

قال المصنف . اعلم یا اخی ان فضائل رسوؐ اللّٰہ اکثر من ان یحصی او یعد و ما ذکر کان اقل من القلیل واللّٰہ مرفق بمودۃ علے الصلوٰۃ والتحیۃ والسلام و علی الہ الکرام ۔ مصنفؒ فرماتے ہیں۔ اے بھائی معلوم رہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل اس قدر ہیں۔ کہ شمار و حساب میں نہیں آسکتے۔ اور یہ جو کچھ مذکور ہوے۔ کمتر سے کمتر ہیں۔ اور اللہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ وسلام و علی آلہ الکرام کی دوستی کی توفیق دینے والا ہے۔

المودة الثانية فی فضائل اهل البيت جلة عليه السلام

دوسری مودت تمام اہل بیت علیہم السلام کے فضائل میں

۱۔ عن سعد بن ابی وقاص قال لما انزلت هذه الآیات ندع ابنا ئنا و ابناء کم الخـ دعی رسولؐ اللّٰہ علیا و فاطمة و حسنا و حسینا فقال ! اللهم هؤلاء اهلیتی سعد ابن ابو وقاص سے مروی ہے۔ کہ جب آیۂ ندع ابناء نا و ابناء کم و نسائنا و نسائکم و انفسنا وانفسکم یعنی آیہ مباہلہ نازل ہوئی۔ تو آنحضرتؐ نے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا۔ اور فرمایا۔ اے خدا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔

۲۔ و عن سعد بن معاذ قال قال رسولؐ اللّٰہ لی یوما و قد انصرف من الخندق یا سعد ان اللّٰہ اطلع لی الارض فاختار نی منها علیا و فاطمةؑ والحسنؑ والحسینؑ و انا نذیر هذا الامة علیؑ هادیها اور سعد بن معاذ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جنگ خندق سے مراجعت فرما کر ایک دن مجھ سے فرمایا۔ اے سعد اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف نگاہ کی۔ پس اس سے مجھ کو اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو منتخب کیا۔ اور میں اس امت

کا نذیر یعنی ڈرانے والا ہوں۔اور علیؑ اس امت کا ہادی (یعنی راہ خدا دکھانیوالا۔)

۳۔ و عن جابر قال كان رسول الله يقول توسلوا بمحبتنا الى الله واستشفعو بنا فان بنا تكرمون و بنا تحيون و بنا ترزقون فاذا غاب من غائب فمحيونا امنا ثنا غدا كلهم فى الجنة اور جابر انصاری سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا فرمایا کرتے تھے۔اے لوگو۔ ہماری محبت کو اللہ کی طرف اپنا وسیلہ بناؤ۔اور ہماری شفاعت طلب کرو۔کیونکہ ہمارے ہی سبب سے تمہارا اکرام کیا جاتا ہے۔اور ہمارے ہی سبب سے تم کو زندگی عطا ہوتی ہے اور ہمارے ہی سبب سے تم کو رزق دیا جاتا ہے۔پس جب ہم میں سے کوئی غائب ہو۔تو ہمارے محبّ ہمارے امین ہیں۔وہ سب کل قیامت کے دن جنت میں ہوں گے۔

٤۔ و عن ابى رياح مولى ام سلمةؓ قال قال رسولؐ الله لو علم الله تعالىٰ فى الارض عبادا اكرم من علىؑ و فاطمةؑ و الحسنؑ والحسينؑ لا مرنى فى ان ابا هليهم ولكن امرنى بالمباهلة مع هؤلاء و هم افضل الخلق فغلبت بهم النصارى ۔ اور ابو ریاح غلام ام سلمہؓ سے روایت ہے۔کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔کہ اگر اللہ تعالیٰ روئے زمین پر ایسے بندوں کو جانتا۔جو علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام سے افضل اور بہترین ہوں۔تو ضرور مجھ کو حکم دیتا۔کہ میں ان کو اپنے ہمراہ لے کر (نصاریٰ سے) مباہلہ کروں۔مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا۔کہ انہی چاروں کو کہ یہی چاروں تمام مخلوق سے افضل ہیں اپنے ساتھ لے کر مباہلہ کروں۔پس میں ان کے سبب نصاریٰ پر غالب ہوا۔

۵۔ و عن محمد بن حنفية عن ابيه عليه السلام قال انى لنائم يوما اذ دخل رسولؐ الله فنظر الى و حركنى برجله و قال لى قم يفدى بك و ابى و امى فان جبرئيل اتانى فقال لى بشر هذا بان الله تعالىٰ جعل الائمة من ولده و ان الله تعالى لغفر له ولذريته و لشيعته و لمحبته و ان من طعن عليه و يحبس حقه فهو فى النار ۔ اور محمد بن حنفیہ نے اپنے والد ماجد علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے۔کہ میں ایک دن سو رہا تھا۔کہ اسی اثناء میں رسولؐ خدا وہاں تشریف لائے۔پس میری طرف نگاہ کی۔اور پائے مبارک سے

مجھ کو بلایا۔اور مجھ سے فرمایا۔اے علیؑ اٹھو۔تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔جبرئیلؑ میرے پاس آئے۔ اور مجھ سے کہا۔کہ اے محمدؐ تم اس (علیؑ) کو یہ خوش خبری دو کہ اللہ تعالیٰ نے امام اس کی اولاد میں مقرر کئے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی ذریت (اولاد) اور اس کے شیعوں اور محبون کو بے شک بخش دیا ہے۔اور جو کوئی اس پر طعن کرے۔اور اس کے حق کو ضبط کرے۔وہ جہنم میں جائے گا۔

٦۔ و عن ابن عباس قال قال رسولؐ الله انا اول الناس شافعا ثم علی ثم ذریتی ثم محبوبنا یدخلو ن الجنة بغیر حساب لا یسئلون عن دینهم بعد المعرفة والمحبة اور ابن عباسؓ سے روایت ہے۔کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنی امت کی شفاع کروں گا۔پھر علیؑ پھر میری اولاد علیہم السلام پھر ہمارے محب۔وہ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔اور ہماری معرفت اور محبت کے بعد ان کے گناہوں کی پرسش نہ ہوگی۔

٧۔ و خالد بن معدان قال قال رسولؐ الله من احب ان یمسی فی رحمة الله وان یصبح فی رحمة الله علیه فلایدخلن بقلبه شك بان ذریتی افضل الله الذریات ووصیبی افضل الاوصیاء اور خالد بن معدان سے مروی ہے۔کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے۔کو جو کوئی چاہے۔کہ رحمت خدا میں شام کرے اور رحمت خدا میں صبح کرے (یعنی صبح و شام رحمت خدا اس کے شامل حال رہے) پس اس امر کی بابت اس کے دل میں کسی طرح کا شک ہرگز داخل نہ ہو۔کہ میری ذریت طاہرہ سب ذریتوں سے افضل ہے۔اور میرا وصیؑ تمام اوصیاء سے بہتر اور برتر ہے۔

٨۔ وعلی قال قال رسولؐ اللهتوضع منابر حول العرش الشیعتی وشیعة اهل بیتی المخلصین فی ولا یتنا و یقول الله تعـ هلموا یا عباری انشر علیکم کرامتی فقد اونیتم فی الدنیا اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے۔کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔کہ قیامت کے دن میرے اور میرے اہلبیت علیہم السلام کے شیعوں کے لئے جو ہماری ولایت میں مخلص ہوں گے۔عرش کے گرد منبر رکھے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔اے میرے بندو۔آؤ۔میں اپنی کرامت کو تم پر ڈالوں (یعنی اپنی کرامت و رحمت سے تم کو نہال و خوش حال

کروں) کہ دنیا میں تم نے ایذا سہی ہے

۹۔ و عنه علیه السلام قال قال رسولؐ الله یا علیؑ خلقت من شجرة و خلقت منها و انا اصلها وانت فرعها والحسنؑ والحسینؑ اغصانها و محبونا اوراقها فمن تعلق بشئ منها ادخله الله الجنة نیز اسی جنابؑ سے مروی ہے۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا۔ اے علیؑ میں ایک درخت سے پیدا کیا گیا ہوں۔ اور تم بھی اسی درخت سے پیدا کئے گئے ہو۔ میں اس درخت کی اصل ہوں۔ اور تم اس کی فرع ہو۔ اور حسنؑ اور حسینؑ اس کی شاخیں ہیں۔ اور ہمارے محبّ اس کے پتے ہیں۔ پس جو کوئی اس درخت کے کسی حصہ میں لٹک جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریگا۔

۱۰۔ و عنه علیه السلام ایضا قال قال رسولؐ الله من احب ان یتمسك بالعروة الوثقی فلیتمسك بحب علیؑ ابن ابی طالب و اهل بیتیؑ نیز جناب امیرالمومنینؑ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط دستہ کو پکڑنا چاہے۔ اس کو چاہئے کہ علیؑ ابن ابی طالب اور میرے اہل بیت علیہم السلام کی محبت کو مضبوط کر کے پکڑے۔

۱۱۔ و عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله انا میزان العلم و علی کفتاه والحسنؑ والحسینؑ خیوطه والفاطمةؑ علاقته والائمة من بعدی عموده یوزن اعمال المحبین لنا والبمغضین علینا۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں علم کی ترازو ہوں۔ اور علیؑ اس کے دونوں پلڑے اور حسنؑ اور حسینؑ اس کی ڈسیں (ڈوریاں) ہیں۔ اور فاطمہؑ اس کا علاقہ یعنی چوٹی ہے۔ اور آئمہ طاہرین جو میرے بعد ہوں گے۔ اس ترازو کا ستون ہیں۔ اس میں ہمارے دوستوں اور دشمنوں کے اعمال تولے جائیں گے۔

۱۲۔ و عن انسؓ قال قال رسولؐ الله انا معشر بنی مطلب سادا اهل الجنة اناو علیؑ و حمزةؑ و جعفرؑ والحسنؑ والحسینؑ والمهدی علیهم السلام اور ان سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ ہم اولاد مطلب کا گروہ بہشت والوں کے سردار ہیں۔ یعنی میں اور علیؑ اور حمزہؑ اور جعفرؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور مہدی علیہم السلام۔

۱۳۔ و عن ابی رافع قال قال رسولؐ الله ان آل محمد لا یحل لهم صدقة و ان

موالی القوم المومنین منهم اور ابو رافع سے روایت ہے۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے۔ کہ آل محمدؐ کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ اور قوم مومنین کے حاکم اور سرداران ہی میں سے ہوں گے۔

۱۴۔ و عن حذیفةؓ و ابن عمر قال قال رسولؐ الله اول نساء العالمین خدیجةؓ بنت خویلد و اول من اشفع یوم القیامة اهل بیتی ثم الاقر ب فالاقرب ثم الانصار ثم من اٰمن بی واتبعنی ثم اهل الیمن ثم سائر العرب ثم العاجم و من اشفع له اولا فهو افضل اور حذیفہؓ یمانی اور ابن عمر دونوں سے روایت ہے۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے۔ کہ تمام عالم کی عورتوں میں سب سے پہلے خدیجہؓ بنت خویلد مجھ پر ایمان لائی۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے جس کی شفاعت کروں گا۔ وہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔ پھر درجہ بدرجہ اپنے قریبوں کی۔ پھر انصار کی۔ پھر باقی لوگوں کی جو مجھ پر ایمان لائے۔ اور میری متابعت کی۔ پھر اہل یمن کی۔ پھر باقی اہل عرب کی۔ پھر اہل عجم کی۔ اور جس کی میں پہلے شفاعت کروں گا۔ وہ سب سے افضل ہے۔ (یعنی میرے اہل بیتؑ)

۱۵۔ و عن ابی سعید الخدری قال قال رسولؐ الله انی تارك فیکم الثقلین کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض و عترتی اهل بیتؑ لن یفترقا حتی یرد علی الحوض ابو سعید خدری سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو میں تمہارے درمیان دو گراں بہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک کتاب خدا (قرآن) جو کہ آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ دوسری میری اہل بیتؑ و عزت اطہار علیہم السلام۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس دونوں موجود ہوں۔

۱۳۔ و عن ابن مسعود قال قال رسولؐ الله حب آل محمد یوما خیر من عبادة سنة و من مات علیه دخل الجنة اور ابن مسعود سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ایک دن آل محمدؐ کی محبت رکھنا ایک برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور جو کوئی اس محبت پر مرے گا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۴۔ و عن علی علیه السلام قال قال رسولؐ الله مثل اهل بیتیؑ کمثل سفینة نوحؑ من تعلق بها نجی و من تخلف عنها دخل فی النار اور علی علیہ السلام سے مروی ہے۔

کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اہلبیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ کی مانند ہے کہ جو کوئی اس میں چڑھ گیا۔ وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے اس سے روگردانی کی۔ وہ جہنم میں داخل ہوا۔ (اسی طرح جو کوئی اس کشتی اہل بیتؑ سے متفق ہوگا۔ نجات پائے گا۔ اور جو روگردانی اور مخالفت کرے گا۔ وہ دوزخ میں جائے گا)

۱۰۔ و عنه عليه السلام قال قال رسول ؐ ا لله اربع انا اشفع لهم يوم القيامة المكرم لذريتي والقاضي لهم حوائجهم والساعي لهم في امورهم عند ما اضطر و اليه والمحب لهم بقلبه و لسانه ۔ نیز انہی حضرتؑ سے روایت ہے۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے۔ کہ میں قیامت کے دن چار قسم کے شخصوں کی شفاعت کروں گا۔

(۱) جو میری اولاد کی تعظیم و تکریم کرے۔ (۲) جو ان کی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرے (۳) جو ان کے امور میں سعی و کوشش کرے۔ جب کہ وہ اس کی طرف مضطر ہوں۔ (۴) جو دل اور زبان سے ان کو دوست رکھے۔

۱۱۔ و عنه عليه السلام قال قال رسول ؐ الله ليس في القيامة راكب غير اربعة قال فقام رجل اليه من الانصار فقال فاك ابي و امي يا رسول الله انت و من قال ان على ناقة البراق واخي صالح ؑ على ناقة التي عقرت و عمي حمزةؓ على ناقة الغ...... و اخي عليّ على ناقة من نوق الجنة بيده لواء ا لحمد فيقف بين يدى عرش رب العالمين فيقول لا اله الا الله محمد رسول الله قال فيقول آدميون ما هذا الا ملك مقرب او بني مرسل او حامل عرش رب العالمين قال فينادي مناد من بطنان العرش يا معشر الا دميين ما هذا ملك مقرب ولا نبي مرسل ولا حامل عرش رب العالمين هذا الصديق الاكبر عليّ ابن ابي طالب ۔ نیز انھیں حضرتؑ سے مروی ہے۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن چار شخصوں کے سوا اور کوئی سوار نہ ہوگا۔ اس وقت انصار میں سے ایک شخص نے اٹھ کر عرض کی یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ ایک تو آپ ہوں گے۔ فرمایئے اور کون کون ہوں گے۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ اور میرے بھائی صالحؑ پیغمبر اس ناقہ پر سوار ہوں گے۔ جس

کوان کی قوم نے پے کر دیا تھا۔ اور میرے چچا حمزہ ناقہ عضباپر سوار ہوں گے۔اور میرے بھائی علیؑ ایک بہشتی ناقے پر سوار ہوں گے۔اور اس کے ہاتھ میں علم حمد ہوگا۔اور عرش پروردگار عالمین کے سامنے کھڑا ہوگا۔اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان سے کہے گا۔اس وقت تمام آدمی کہیں گے۔یہ یا تو کوئی فرشتہ مقرب ہے۔یا کوئی پیغمبر مرسل ہے۔یا عرش پروردگار عالمین کا اٹھانے والا فرشتہ ہے تب وسط عرش سے ایک منادی ندا کرے گا۔اے آدمیو۔یہ نہ تو مقرب فرشتہ ہے۔اور نہ پیغمبر مرسل۔اور نہ عرش پروردگار عالمین کا اٹھانیوالا فرشتہ۔بلکہ یہ صدیق اکبر علیؑ ابن ابی طالب ہے۔

۲۰۔ و عن عكرمة عن ابن عباسؓ قال رسول خط رسولؐ ا لله فى الارض خطوطا اربعة ثم قال اتدرون ما هذا قالوا الله و رسوله اعلم قال افضل نساء اهل الجنة خديجة بنت خويلد و فاطمةؑ بنت محمدؐ و مريمؑ بنت عمران و آسية بنت مزاحم امراة فرعوم اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔کہ آنحضرتؐ نے زمین پر چار خط لکیریں) کھینچے۔پھر صحابہ سے فرمایا۔تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔اللہ اور اس کے رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔فرمایا۔بہشتی عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہؑ بنت محمدؐ اور مریمؑ بنت عمران۔اور آسیہؑ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہیں۔

۲۱۔ و عن احمد بن حنبل قال راه يت رسولؐ ا لله فى النوم فقال لى يا احمد هلكت فى قول الشافعى محمد بن أدريس عن حديثى من حفظ من امتى اربعين حديثا من السنة كنت له شفيعا يوم القيامة ۔ ما عرفت ان فضائل اهل بيتىؑ من اسنة ۔ اور امام احمد بن حنبل سے روایت ہے۔کہ میں نے جناب رسولؐ خدا کو خواب میں دیکھا۔حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔اے احمد تو محمد بن ادریس شافعی کے اس قول میں ہلاک ہو گیا۔کہ اس نے میری اس حدیث کو بیان کیا تھا۔کہ جو کوئی میری امت میں سے میری سنت کی چالیس حدیثیں حفظ کرے گا۔قیامت کے دن میں اس شخص کی شفاعت کروں گا۔تو یہ نہ سمجھا کہ میرے اہل بیتؑ کے فضائل میری سنت میں داخل ہیں۔

۲۲۔ عن عائشة بنت عبدالله بن عاصمى التميمى بمدينة رسولؐ الله و كانت

مجاورة بها قالت حدثنی ابی عن وائل عن نافع عن ام سلمة انها قالت سمعت رسول ؐ ا للہ یقول ما من قوم اجتمعوا یذکرون فضائل محمدؐ و آلؑ محمدؐ الا ھبطت الملئکة من السماء حتی الحقوا بھم بحدیثھم فاذا تفرقوا عرجت الملئکة الی السماء فیقول لھم الملئکة الآخر انا نشم رائحة منکم ما شممنا رائحة اطیب منھا فیقولون انا کنا عند قوم یذکرون فضل محمدؐ و آلؑ محمدؐ نعطرونا من ریحھم فیقولون اھبطوا بنا الیھم فیقولون انھم قد تفرقوا فیقولون اھبطوا بنا الی المکان الذی کانوا فیه ۔ عائشہ دختر عبداللہ بن عاصمی تمیمی جو مدینہ رسولؐ خدا میں مجاور تھی۔ بیان کرتی ہے۔ کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا۔ اور اس نے اوائل سے اور اوائل نے نافع سے اور نافع نے ام سلمہ زوجہ رسولؐ خدا سے روایت کی ہے۔ کہ ام سلمہؓ کہتی ہیں۔ کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے۔ کہ جب لوگ فضائل محمدؐ اور آل محمدؐ کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ تو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ اور اس فکر میں ان کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ جب وہ لوگ فارغ ہو کر چلے جاتے ہیں۔ تو وہ فرشتے آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ تب اور فرشتے ان فرشتوں سے کہتے ہیں۔ ہم تم سے ایسی خوشبو سونگھتے ہیں۔ کہ اس سے پاکیزہ تر خوشبو ہم نے کبھی نہیں سونگھی۔ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم ایسے لوگوں کے پاس موجود تھے۔ جو فضائل محمدؐ آل محمدؐ کا ذکر کرتے تھے۔ پس ان کی بوئے خوش سے ہم معطر ہو گئے۔ یہ بات سن کر وہ فرشتے ان سے کہتے ہیں۔ کہ ہم کو بھی وہاں لے چلو۔ وہ جواب دیتے ہیں۔ کہ وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ تب وہ فرشتے کہتے ہیں۔ کہ ہم کو اس مکان ہی میں لے چلو۔ جہاں وہ موجود تھے۔ (اور ذکر فضائل محمدؐ و آل محمدؐ کرتے تھے)

۲۳۔ و عن الامام جعفر بن محمد الصادق عن آبائه علیھم السلام عن رسول اللہ انه قال من احبنا اھل البیتؑ فلیحمد اللہ علیٰ اولی النعم قیل و ما اولی النعم قال طیب الولادة ولا یحبنا الا من طابت ولا دته اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی اہل بیتؑ کو دوست رکھے۔ اس کو چاہئے۔ کہ اولی النعم یعنی بہترین نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر

ادا کرے۔ صحابہ میں سے کسی نے عرض کی۔ کہ اولی النعم کیا چیز ہے۔ فرمایا۔ پیدائش کا پاکیزہ ہونا۔ یعنی حلال زادہ ہونا۔ اور ہم اہل بیتؑ کو وہی شخص دوست رکھتا ہے۔ جو طیب الولادہ یعنی حلال زادہ ہو گا۔

۲۴۔ و عن جابرؓ قال قال رسولؐ ا للہ الزمرا مر وتنا اهل البيت فان من لقی الله و هويو دنا دخل الجنة معنا والذی نفس محمدؐ بيده لا ينفع عبدا عمله الا بمعرفته حقنا۔ اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا۔ اے میری امت کے لوگو۔ اور اے صحابہ ہم اہل بیتؑ کی دوستی کو لازم پکڑو۔ کیونکہ جو کوئی اللہ سے ملاقات کرے در آنحالیکہ وہ ہم کو دوست رکھتا ہو۔ وہ ہمارے ہمراہ جنت میں داخل ہو گا۔ اور میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں۔ جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ کہ کسی بندے کو اس کا عمل کچھ نفع نہ دیگا مگر ہمارے حق کی معرفت کے ساتھ (یعنی ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی شخص کو اپنے عمل سے کچھ نفع نہ ہو گا)

۲۵۔ و عن جبير ابن مطعم قال قال رسولؐ الله الست بوليكم قالوا بلیٰ يا رسول الله قال عليه السلام انی ارشك ان ادعی فاجيب فانی تارك فيكم الثقلين كتاب ربنا و عترتی اهل بيتیؑ فلنظروا كيف تحفظونی فيها۔ اور جبیر ابن معطم سے روایت ہے۔ کہ رسولؐ خدا نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے صحابہ کیا میں تمہارا حاکم اور مختار نہیں ہوں۔ انھوں نے عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ۔ ہاں آپ ہمارے حاکم اور مختار ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ میں عنقریب (دربار خدا میں) طلب کیا جاؤں گا۔ اور میں اس (طلبی) کو قبول کروں گا۔ (یعنی میری رحلت قریب ہے) پس میں تمہارے درمیان دو نفیس اور گراں بہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک ہمارے پروردگار کی کتاب یعنی قرآن ہے اور دوسری میری عزت و اہل بیتؑ۔ پس تم دیکھو۔ کہ ان کے بارے میں تم میری کیونکر رعایت کرتے ہو۔ (باقی آئندہ)

حوالے:

ا۔ عجم سے عرب کے سوا تمام دنیا مراد ہے ۱۲۔

❀❀❀